3.2 اسلامی بینکاری کی کارکردگی اور خطرات کا تجزیہ

عالمی سطح پر مستحکم نمو کے مقابلے میں اسلامی بینکاری پاکستان میں مسلسل اپنے قدم جمارہی ہے، اس کے اثاثوں میں 22.60 فیصد سال بسال نمو ہوئی۔ وسیع البنیاد اضافے کے ساتھ تمام بینکوں کی مجموعی مالکاری میں اسلامی مالکاری کا حصہ 2017ء میں بڑھ کر 18.53 فیصد ہو گیا ہے۔ تقلیل مشارکہ کا حصہ اب بھی سب سے زیادہ ہے جبکہ مالکاری کے شراکتی طریقوں کو بھی کچھ مہمیز ملی ہے۔ اسلامی مالیات کا غالب حصہ کارپوریٹ شعبے کو ملا ہے، تاہم صارفی مالیات میں بھی خاصی نمو ہوئی ہے۔ امانتیں ہی فنڈنگ کا اہم ذریعہ ہیں، جبکہ شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کی کمی کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کے لیے سیالیت کا انتظام ایک دشواری رہا۔ غیر فعال مالکاریوں میں زیادہ فرق نہیں پڑا اور اسلامی بینکاری اداروں کے منافعوں میں نمایاں بہتری آئی جس سے ان کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو تقویت ملی۔ اسٹیٹ بینک کی مسلسل کوششوں اور سازگار معاشی ماحول کے پیشِ نظر اسلامی بینکاری اداروں کو معیشت کے مختلف شعبوں میں متنوع مصنوعات تیار کرنے کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

جون 2017ء تک دنیا بھر میں اسلامی بینکاری کی نمو برقرار رہی ہے۔ اسلامی مالیاتی خدمات بورڈ (آئی ایف ایس بی) کے شماریاتی تخمینوں کے مطابق[147] 2017ء کے پہلے چھ مہینوں کے دوران اسلامی بینکاری اثاثوں میں 6.14 فیصد کا اضافہ ہوا[148] (**جدول 3.2.1**)۔

جدول 3.2.1

اسلامی بینکاری کے عالمی اعداد و شمار

	2014ء	2015ء	2016ء	جون 2017ء
	بلین ڈالر			
مجموعی اثاثے	1,280.6	1,331.1	1,441.0	1,529.5
شریعت پر مبنی مالکاری	809.5	854.1	936.2	992.8
مجموعی واجبات	1,180.1	1,238.6	1,320.4	1,406.7
	تعداد			
اسلامی بینک	165	169	169	172
اسلامی بینکاری ونڈوز	85	85	83	84
اسلامی بینکاری برانچیں	28,787	29,855	29,788	29,681

ماخذ: آئی ایف ایس بی: http://www.ifsb.org/psifi_05.php?selfolder=

2016ء کی 8.26 فیصد سال بسال نمو کے مقابلے میں یہ حوصلہ افزا نظر آتی ہے لیکن 2014ء اور 2015ء کے پہلے چھ مہینوں کی اوسط 7.4 فیصد سال بسال نمو کے مقابلے میں یہ کم ہے۔ مزید برآں، اگر یہ صنعت گذشتہ تین برس میں دیکھی گئی رفتار کا اتباع جاری رکھتی ہے تو 2017ء کے دوسرے نصف میں نمو میں سست روی آسکتی ہے۔

جون 2017ء تک عالمی اسلامی بینکاری کے مجموعی اثاثوں میں سے شریعت پر مبنی مالکاری تقریباً 65 فیصد پر مشتمل تھی۔ اسلامی بینکاری کی ساخت کے لحاظ سے، 2016ء سے برانچوں کے نیٹ ورک کی نمو میں تخفیف کا دور شروع ہوا، جو اب تک جاری ہے، جس کی وجہ ٹیکنالوجی میں پیشرفت اور برانچ لیس بینکاری کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

آئی ایف ایس بی کی جانب سے شائع کردہ نمو کے رجحانات کی طرح عالمی اسلامی مالیات کی رپورٹ (جی آئی ایف آر)، 2017ء میں بھی بتایا گیا ہے کہ عالمی اسلامی مالیاتی خدمات کی صنعت کچھ عرصے سے جمود کا شکار ہے۔[149] اس ضمن میں تمام متعلقہ فریقوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ نمو اور توسیع کے لیے مستقبل کی حکمتِ عملی پر غور کریں۔ دو مختلف تخمینے استعمال کرتے ہوئے جی آئی ایف آر توقع کرتی ہے کہ اسلامی بینکاری صنعت[150] کے اثاثے 2020ء کے اختتام تک 3 ٹریلین ڈالر سے 4.3 ٹریلین ڈالر کے درمیان ہوں گے۔

[147] مجموعی اثاثوں (16 ممالک)، شریعت پر مبنی مجموعی مالکاری (16 ممالک)، اور مجموعی فنڈنگ / واجبات (15 ممالک) کے کُل اعداد و شمار کا ان ملکوں کے اسلامی بینکوں اور روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری ونڈوز سے حاصل کیے گئے دستیاب ساختی اعداد و شمار سے تخمینہ لگا کر مدت کے اختتام کی شرح مبادلہ پر انھیں ڈالرز میں تبدیل کیا جاتا ہے۔
http://www.ifsb.org/psifi_05.php?selfolder=

[148] جیسا کہ اسلامی مالیاتی خدمات کی صنعت کے استحکام کی رپورٹ 2017ء میں واضح کیا گیا، اسلامی بینکاری ونڈو روایتی مالی ادارے کا وہ حصہ ہے (جو اس ادارے کی کوئی برانچ یا مختص کردہ یونٹ ہو سکتا ہے) جو علیحدہ فنڈز کے ساتھ شریعت پر مبنی رقوم کا انتظام (سرمایہ کاری کھاتے) اور مالکاری و سرمایہ کاری دونوں فراہم کرتا ہے۔ یہ تکافل اور باز تکافل کی خدمات بھی فراہم کر سکتا ہے۔

[149] http://www.gifr.net/publications/gifr2017/intro.pdf

[150] بینکاری اور غیر بینکاری دونوں اثاثے شامل ہیں۔

---جبکہ یہ سازگار معاشی حالات کے باعث پاکستان میں پھلتی پھولتی رہی اسلامی بینکاری کا حصہ مسلسل بڑھ رہا ہے ---

2017ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں[151] کے اثاثوں نے 22.60 فیصد کی نمو کے ساتھ اپنے روایتی ہم منصبوں سے بدستور تجاوز کیا (روایتی بینکوں کی 14.96 فیصد نمو) (**جدول 3.2.2**)۔

جدول 3.2.2

پاکستان میں اسلامی بینکوں کی کارکردگی

	اسلامی بینکاری ادارے			روایتی بینک	
	2015ء	2016ء	2017ء	2016ء	2017ء
	ارب روپے				
مجموعی اثاثے	1,610.0	1,852.9	2,271.8	13,978.1	16,069.8
سرمایہ کاریاں (خالص)	431.9	490.0	534.2	7,019.2	8,194.8
مالکاری (خالص)	645.3	820.9	1,206.7	4,677.9	5,305.7
ڈپازٹس	1,374.8	1,573.3	1,885.0	10,224.5	11,126.8
	فیصد نمو (سال بسال)				
مجموعی اثاثے	27.90	15.09	22.60	11.53	14.96
سرمایہ کاریاں (خالص)	21.07	13.45	9.03	8.84	16.75
مالکاری (خالص)	57.86	27.21	47.01	12.17	13.42
ڈپازٹس	28.52	14.44	19.81	13.42	8.82

ماخذ: بینک دولت پاکستان

روایتی بینکوں کے برخلاف، اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں میں سب سے زیادہ نمو مالکاری میں 47.01 فیصد اضافے سے آئی جبکہ روایتی بینکوں میں یہ 13.42 فیصد تھی۔ حوصلہ افزا طور پر، بینکاری شعبے کی 1013.7 ارب روپے کی قرضوں کی مجموعی نمو میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ 38.07 فیصد تھا۔ فنڈنگ کے لحاظ سے، امانتوں میں صحت مند نمو (19.81 فیصد) سے اسلامی بینکاری اداروں کو اثاثوں میں صحت مند نمو کی مالکاری میں مدد ملی۔

2017ء کے دوران اثاثوں میں صحت مند نمو سے مجموعی بینکاری اثاثوں میں اسلامی بینکاری کا حصہ 69 بی پی ایس بڑھ کر 12.39 فیصد ہوگیا۔ گوکہ اثاثوں میں یہ حصہ تزویراتی منصوبے (اسٹریٹجک پلان) میں اسلامی بینکاری صنعت کے 15 فیصد ہدف سے کم ہے،[152] تاہم 2017ء میں مجموعی مالکاری میں اسلامی مالکاری کا حصہ بڑھ کر 18.53 ہوگیا جبکہ گذشتہ برس یہ 14.93 فیصد تھا۔ اسی طرح، اسلامی بینکاری اداروں کی امانتیں اب مجموعی بینکاری شعبے کے 14.49 فیصد کی نمائندگی کرتی ہیں اور توقع ہے کہ 2018ء کے اختتام تک یہ 15 فیصد سے تجاوز کرجائیں گی (**شکل 3.2.1**)۔

شکل 3.2.1

اسلامی بینکاری میں توسیع جاری رہی

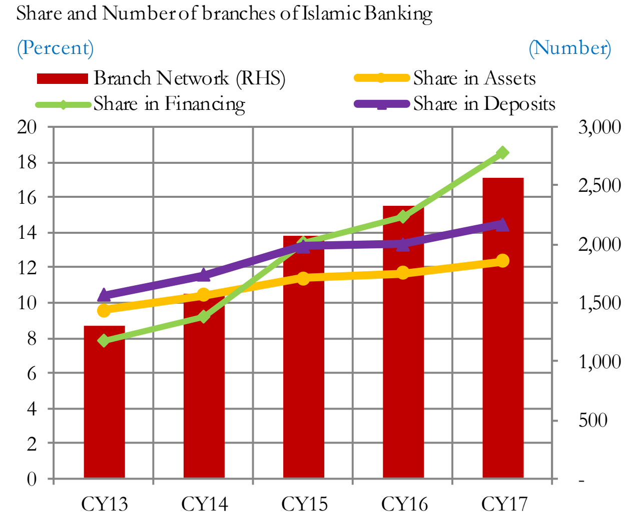

Source: SBP

تزویراتی منصوبے کے تحت طے کیا گیا 2000 برانچوں کا ہدف پہلے ہی 2015ء میں حاصل کیا جاچکا ہے اور 2017ء کے اختتام تک اسلامی بینکاری اداروں کی برانچوں کا نیٹ ورک 2581 برانچوں تک پہنچ گیا ہے۔

[151] اسلامی بینکاری اداروں میں اسلامی بینک، اور روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری برانچیں شامل ہیں۔

[152] اسٹیٹ بینک کا پانچ سالہ تزویراتی منصوبہ برائے اسلامی بینکاری صنعت (18-2014ء)، مجملہ دیگر اہداف کے، 2018ء کے اختتام تک اسلامی بینکاری صنعت کے لیے 2000 برانچوں کا ہدف حاصل کرنے، مارکیٹ میں بینکاری نظام کا حصہ بڑھا کر 15 فیصد کرنے، اور "قرض اور امانتوں کی شرح" بہتر بنا کر کم از کم روایتی بینکاری نظام کے برابر لانے کا تصور دیتا ہے۔
http://www.sbp.org.pk/departments/pdf/StrategicPlanPDF/Strategy%20Paper-Final.pdf

---سرکاری اور نجی دونوں شعبوں کی مالکاری میں اضافہ ہوا ہے

اسلامی بینکاری اداروں کی سرکاری شعبے کی اجناسی مالکاری میں (بالخصوص گندم کے لیے) سرگرم شرکت کے نتیجے میں اسلامی مالکاری میں خاصی بلند نمو ہوئی۔ 150 فیصد سے زائد نمو کے ساتھ 2017ء کے دوران مجموعی اسلامی مالکاری میں سرکاری شعبے کی مالکاری کا حصہ بڑھ کر 27.32 فیصد ہو گیا جبکہ ایک سال پہلے یہ 15.39 فیصد تھا۔ اجناسی مالکاری کی محفوظ نوعیت کے باعث اس غیر معمولی اضافے سے کوئی نمایاں خطرۂ قرض پیدا نہیں ہوتا۔ 2017ء میں نجی شعبے کی مالکاری میں بھی 24.93 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2016ء کے دوران 20.77 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 3.2.2**)۔

شکل 3.2.2

سرکاری شعبے میں مالکاری 2017ء میں نمایاں طور پر بڑھی

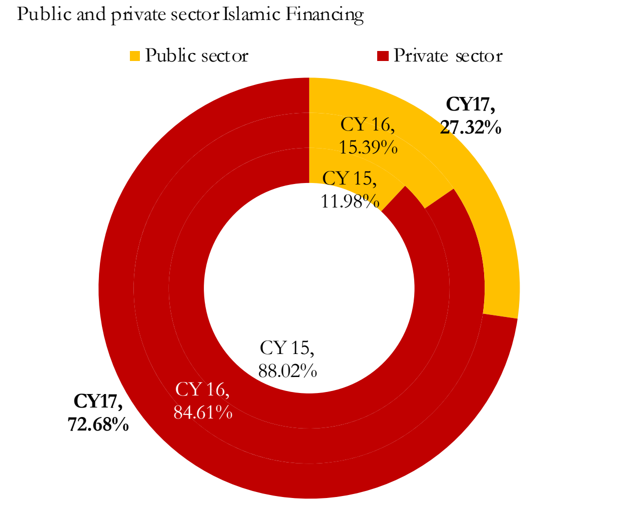

Source: SBP

تقلیلِ مشارکہ اب بھی سب سے زیادہ حصے کی حامل ہے ---

اسلامی بینکاری دنیا بھر میں ایسی مصنوعات پر مشتمل ہے جن میں بنیادی معاہدے کے مختلف ہونے کی وجہ سے فرق پڑ سکتا ہے۔ پاکستان میں اسلامی مالکاری میں تقلیلِ مشارکہ کا حصہ سب سے زیادہ ہے اس کے بعد تجارت پر مبنی مالکاری طریقوں کی باری آتی ہے۔[153] حالانکہ ان دونوں طریقوں سے ہونے والی مالکاری میں نمو ہو رہی ہے، لیکن مشارکہ مالکاری میں بڑھتی ہوئی نمو سے ان دونوں طریقوں کے حصے میں کمی آ رہی ہے (**جدول 3.2.3**)۔

جدول 3.2.3

مالکاری کے اسلامی طریقے

	2015ء*		2016ء*		2017ء	
	رقم	حصہ	رقم	حصہ	رقم	حصہ
	رقم پاکستانی روپے میں، فیصد حصہ					
مرابحہ	161.6	23.87	136.7	16.07	162.8	13.16
سلم	35.1	5.19	37.1	4.36	34.6	2.80
استصنا	56.8	8.39	75.0	8.82	101.0	8.16
مشارکہ	92.1	13.60	133.4	15.68	272.1	21.99
اجارہ	43.3	6.40	58.2	6.84	78.8	6.37
کار اجارہ	27.5	4.06	37.5	4.41	46.6	3.76
پلانٹ اور مشینری اجارہ	9.2	1.36	11.1	1.31	13.8	1.12
آلات اجارہ	0.6	0.08	1.1	0.13	3.1	0.25
دیگر اجارہ	6.1	0.90	8.6	1.01	15.4	1.25
تقلیلِ مشارکہ	208.7	30.83	293.7	34.53	380.2	30.73
اسلامی مالیات کے دیگر طریقے	79.1	11.69	116.2	13.67	206.8	16.72
مضاربہ	0.2	0.03	0.1	0.01	-	-
قرض / قرضِ حسنہ	0.04	0.01	0.20	0.02	0.68	0.06
کل	677.0	100.00	850.6	100.00	1,237.0	100.00

* نظرثانی شدہ

ماخذ: بینک دولت پاکستان

--- جبکہ مشارکہ مالکاری کو کچھ مہمیز ملی ہے

2017ء میں 103.81 فیصد نمو کے ساتھ مشارکہ مالکاری کے حصے میں نمایاں اضافہ ہوا اور یہ 21.99 فیصد ہو گیا۔ مشارکہ مالکاری کی بلند نمو میں اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے متعارف کروائی گئی نئی مصنوعات (جیسے رواں مشارکہ[154]) نے کلیدی کردار ادا کیا۔

[153] مرابحہ، سلم، اور استصنا

[154] شرکت العقد کی بنیاد پر، رواں مشارکہ صارفین کی آپریٹنگ سرگرمیوں کی مالکاری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مالکاری میں نمو خاصی متنوع رہی ---

شعبوں کے لحاظ سے خطرۂ ارتکاز پست رہا ہے، کیونکہ اسلامی مالکاری کی شعبہ وار تقسیم میں مناسب تنوع نظر آتا ہے (**شکل 3.2.3**)۔ 50 فیصد سے زائد نمو اور 16.36 فیصد حصے کے ساتھ توانائی کا شعبہ 2017ء میں اسلامی مالکاری کا سب سے بڑا استعمال کنندہ ہے، اس کے بعد ٹیکسٹائل اور افراد کی باری آتی ہے۔[155] مزید برآں، جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا، سرکاری شعبے میں اجناسی مالکاری میں اضافے کی وجہ سے زرعی کاروبار میں بلند ترین نمو دیکھی گئی۔

شکل 3.2.3

اسلامی مالکاری کا تنوّع تمام شعبوں میں ہے

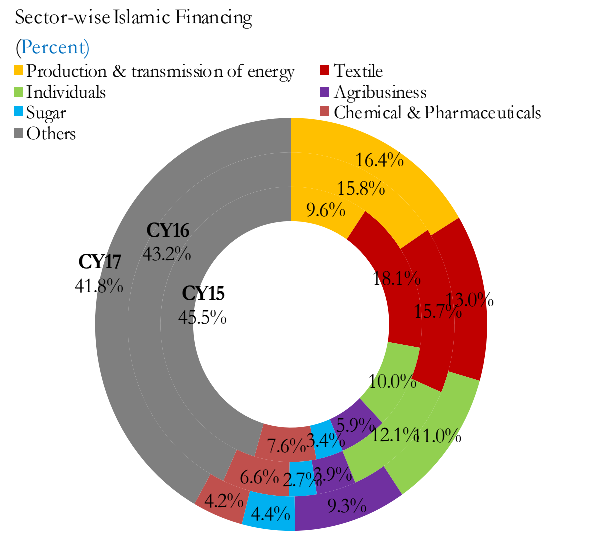

Source: SBP

--- جبکہ مالکاری کا بڑا حصہ کارپوریٹ اداروں نے حاصل کیا

زمروں کے لحاظ سے، اسلامی بینکاری اداروں کی سب سے زیادہ مالکاری کارپوریٹ اداروں نے حاصل کی (**جدول 3.2.4**)۔ تاہم، یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ سرکاری شعبے میں بڑھتی ہوئی مالکاری کے باعث 32.64 فیصد نمو کے باوجود 2017ء میں کارپوریٹ اداروں کی مالکاری کا حصہ کم ہو کر 70.64 فیصد ہو گیا جبکہ 2016ء میں یہ 77.45 فیصد تھا۔ اس کے برخلاف، 2017ء کے دوران کارپوریٹ اداروں میں روایتی بینکوں کا ارتکاز بڑھ کر 68.29 فیصد ہو گیا جبکہ 2016ء میں یہ 65.82 فیصد تھا۔

جدول 3.2.5

صارفی مالکاری

	اسلامی بینکاری ادارے			روایتی بینک	
	2015ء	2016ء	2017ء	2016ء	2017ء
	ارب روپے				
مجموعی صارفی مالکاری	67.7	89.7	122.1	282.1	326.4
کریڈٹ کارڈ	0.3	0.4	0.4	27.9	33.8
کارمالکاری	40.3	54.7	75.9	71.2	93.5
پائیدار صارفی اشیا	0.2	0.2	0.5	0.1	0.2
رہن مالکاری	25.0	32.3	42.5	29.3	37.5
دیگر ذاتی مالکاری	1.8	2.2	2.8	153.5	161.3
	فیصد نمو (سال بسال)				
مجموعی صارفی مالکاری	33.87	32.63	36.08	9.99	15.70
کریڈٹ کارڈ	27.81	28.76	8.15	15.30	21.16
کارمالکاری	35.20	35.54	38.87	30.17	31.34
پائیدار صارفی اشیا	(4.58)	(2.42)	100.42	(2.43)	119.81
رہن مالکاری	31.53	28.98	31.73	60.58	27.71
دیگر ذاتی مالکاری	47.36	23.39	27.95	(3.55)	5.10

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اسلامی بینکاری اداروں نے کارپوریٹ شعبے کو طویل مدتی (معین سرمایہ کاری) اور قلیل مدتی (جاری سرمائے اور تجارتی مالیات) دونوں قرضے فراہم کیے۔ میعاد کے لحاظ سے یہ مالکاری خاصی متنوع تھی (48.70 فیصد طویل مدتی بمقابلہ 51.30 فیصد قلیل مدتی لحاظ سے)۔ یہ حوصلہ افزا امر ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں اور روایتی بینکوں دونوں ہی میں معین سرمایہ کاری بنیادی ذریعہ رہیں جو مستقبل میں معیشت کی پیداواری صلاحیت کے لیے اچھا شگون ہے۔

[155] صارفین کی مالکاری، واحد ملکیت اور کسی بھی فردِ واحد کا ذاتی کاروبار، اس کے حجم اور آپریشنز سے قطع نظر، افراد کے شعبوں میں شامل ہیں۔

ایس ایم ای مالیات میں مناسب نمو ہوئی، جبکہ زرعی مالیات نظرانداز کی جاتی رہی

2017ء میں ایس ایم ای مالیات اپنے لگ بھگ 3 فیصد حصے سے بڑھ کر 40.6 ارب روپے ہو گئی جبکہ 2016ء میں یہ 29.0 ارب روپے تھی۔ گذشتہ رجحانات کے برعکس جب صرف جاری سرمائے کی مالکاری میں اضافہ ہوا، اب معین سرمایہ کاری میں بھی نمو درج کی گئی ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں نے زرعی مالکاری کو نظر انداز کیے رکھا اور 2017ء میں یہ 18 فیصد کمی سے 5.6 ارب روپے ہوگئی۔ اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے فراہم کی گئی مجموعی مالکاری میں زرعی مالکاری کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے جبکہ تمام بینکوں کی زرعی مالکاری میں اس کا حصہ 1.77 فیصد ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کے لیے ضروری ہے کہ زرعی زمرے کے تقاضوں کے مطابق مصنوعات بنانے پر توجہ دیں کیونکہ یہ زمرہ جس سے استفادہ نہیں کیا گیا، اسلامی مالیات کے لیے بہت زیادہ امکانات رکھتا ہے۔

صارفی مالکاری میں نمو جاری رہی---

2017ء میں 36.08 فیصد کی بلند ترین نمو کے ساتھ گذشتہ تین برسوں کے دوران اسلامی صارفی مالکاری میں ہر سال 30 فیصد سے زیادہ نمو ہوئی (**جدول 3.2.5**)۔ گاڑیوں کی مالکاری اور رہن مالکاری کا اہم حصہ رہا، جن میں بالترتیب 38.87 فیصد اور 31.73 فیصد اضافہ ہوا۔ ان دونوں ذیلی زمروں میں ہونے والی نمو اتنی متاثر کن رہی کہ گاڑیوں کے لیے اسلامی قرضے اور رہن مالکاری تمام بینکوں کی جانب سے فراہم کردہ مجموعی آٹو فنانس اور رہن مالکاری کے 44.81 فیصد اور 55.13 فیصد پر مشتمل ہیں۔ دوسری جانب، "ذاتی قرضے" روایتی بینکوں کے لیے صارفی مالکاری کی سب سے بڑی پراڈکٹ ہیں جو اسلامی بینکاری اداروں کے حوالے سے ناقابلِ ذکر ہیں۔

---قابلِ انتظام خطرات اور اثاثوں کے معیار کے ساتھ

اسلامی مالیاتی مصنوعات کی بنیادی ساخت ہی صارفی مالیات کی کامیابی کا اہم عامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ غیر فعال مالکاریوں کو بھی کسی حد تک کم کر دیتی ہے جیسا کہ 2017ء میں غیر فعال مالکاریوں اور مالکاریوں کے 2.94 فیصد تناسب سے ظاہر ہے (2016ء میں یہ 3.31 فیصد تھا)۔ مثلاً رہن مالکاری کو عموماً تقلیل مشارکہ کی مصنوعات کے طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ ان مصنوعات کی شرائط وضوابط اس طرح کی ہوتی ہیں کہ کسی بھی وقت بینک اور صارف دونوں ملکیت میں اپنے حصے کے بارے میں بخوبی جانتے ہیں، جس کی وجہ سے صارف کے اعتماد میں بہتری آتی ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کی سرمایہ کاری کے جزدان میں حکومتِ پاکستان کے صکوک غالب ہیں

سرمایہ کاریوں کی نمو میں گذشتہ برس دیکھی جانے والی سست روی 2017ء میں جاری رہی کیونکہ اس کے جزدان میں صرف 9.02 فیصد نمو ہوئی۔ سرمایہ کاریوں کی پست وصولی میں شریعت پر مبنی آلات (صکوک) کی محدود دستیابی ایک بنیادی وجہ ہے۔ چنانچہ، مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاریوں کے حصے میں کمی حیران کن نہیں ہے۔ دوسری جانب، یہ رکاوٹ اسلامی بینکاری اداروں کو مزید مالکاری مواقع اختیار کرنے کی ترغیب دے رہی ہے۔

2017ء میں حکومتِ پاکستان کے صکوک کے غالب حصے (68.05 فیصد) کے ساتھ سرمایہ کاریوں کی ہیئت ترکیبی میں تبدیلی نہیں آئی (**شکل 3.2.4**)۔ حوصلہ افزا طور پر، گذشتہ چند برس سے کارپوریٹ / نجی طور پر رکھے گئے صکوک میں مسلسل نمو دیکھی گئی ہے جو اب اسلامی بینکاری اداروں کی مجموعی سرمایہ کاریوں کے 19.58 فیصد پر مشتمل ہے۔

شکل 3.2.4

اسلامی بینکاری اداروں کے سرمایہ کاری جزدان میں حکومتِ پاکستان کے صکوک حاوی ہیں

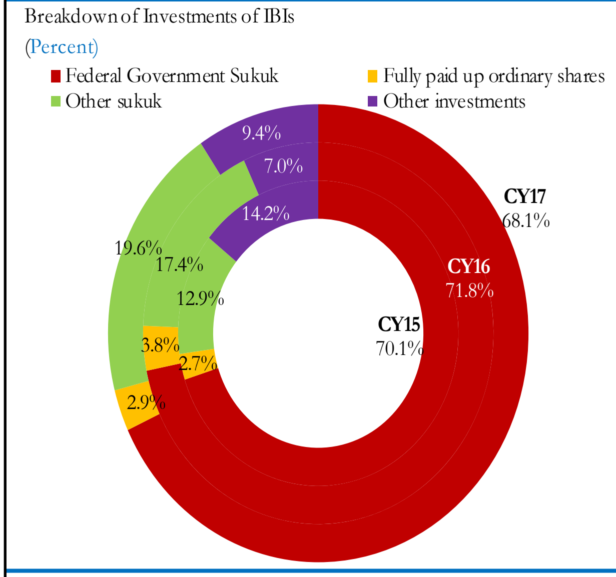

Source: SBP

امانتیں رقوم کے حصول کا کلیدی ذریعہ ہیں

اسلامی بینکاری ادارے اپنی فنڈنگ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بنیادی طور پر امانتوں پر انحصار کرتے ہیں جن کا حصہ گذشتہ چند برسوں سے مجموعی واجبات کے 80 فیصد سے زائد ہے (**جدول 3.2.6**)۔ اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں میں 19.81 فیصد کی تیز تر نمو دیکھی گئی ہے جس کی وجہ دیگر امور کے ساتھ ساتھ اسلامی بینکاری اداروں کی برانچوں کا تیزی سے پھیلتا ہوا نیٹ ورک ہے (**جدول 3.2.2**)۔ اس کے عین برعکس، روایتی بینکوں کی امانتوں کی نمو میں کمی آئی ہے جس کی وجہ 2017ء میں ان کی برانچوں کے نیٹ ورک کی نمو میں (2.71 فیصد) سست روی ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں میں اشتراکِ منافع والے کھاتوں کا بڑا حصہ ہے

گذشتہ چند برسوں سے، قرض پر مبنی جاری کھاتوں کی نمو بچت پر مبنی اور معین امانتوں کی نمو سے آگے نکل چکی ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کی توجہ منافع کے مصارف کے انتظام اور مسابقت رکھنے کے لیے اپنے روایتی ہم منصبوں کی طرح جاری امانتوں میں اضافے پر مرکوز ہے۔ تاہم، اشتراکِ منافع کے کھاتے (بچت پر مبنی اور معین) جو کہ بنیادی طور پر مضاربہ معاہدے پر مبنی ہیں، اب بھی اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں میں 58 فیصد سے زائد حصے کے حامل ہیں (**شکل 3.2.5**)۔ شفافیت اور کوائف کے اظہار میں بہتری لانے اور اسلامی بینکاری اداروں کے نفع و نقصان کی پالیسیوں اور اطلاقات میں معیار بندی کے لیے اسلامی بینکاری اداروں کے حوالے سے نفع و نقصان کی تقسیم اور پُول کے انتظام کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے پاس تفصیلی ہدایات موجود ہیں جن کا اجرا 2012ء میں کیا گیا تھا۔[156]

جبکہ آلات کی کمی کے باعث سیالیت کے انتظام میں دشواری جاری رہی ---

شریعت پر مبنی منظور شدہ آلات کی محدود دستیابی کے باعث اسلامی بینکاری اداروں نے اپنے روایتی ہم منصبوں (12.38 فیصد) کے مقابلے میں نقد رقوم کی شکل میں اور ریاستی بینکوں کے ساتھ (25.09 فیصد) اپنے اثاثوں کی مقدار کو بلند رکھا (**شکل 3.2.6**)۔ اسلامی بینکاری اداروں کے سیال اثاثوں میں حکومتِ پاکستان کے صکوک (60.03 فیصد) کا بڑا حصہ ہے، حالانکہ یہ روایتی بینکوں کے سیال اثاثوں (82.70 فیصد) میں حکومتی تمسکات کے حصے سے نہایت کم ہے۔

جدول 3.2.6

اسلامی بینکاری اداروں کی ساخت بمقابلہ روایتی بینک

	اسلامی بینکاری ادارے			روایتی بینک	
	2015ء	2016ء	2017ء	2016ء	2017ء
	فیصد حصہ				
قابلِ ادائیگی بلز	0.93	1.14	1.22	1.16	1.19
مالی اداروں کو واجب الادا	3.72	3.75	5.30	13.40	18.70
امانتیں	85.39	84.91	82.97	73.15	69.24
ذیلی صکوک	0.44	0.45	0.60	0.36	0.32
مؤخر ٹیکس واجبات	0.03	0.16	0.06	0.42	0.27
دیگر واجبات	2.89	2.87	3.65	2.73	2.57
خالص اثاثے	6.60	6.72	6.19	8.79	7.72
مجموعی واجبات اور ایکویٹی	100.00	100.00	100.00	100.00	100.00

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 3.2.5

اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں میں بڑا حصہ اشتراکِ منافع کھاتوں کا ہے

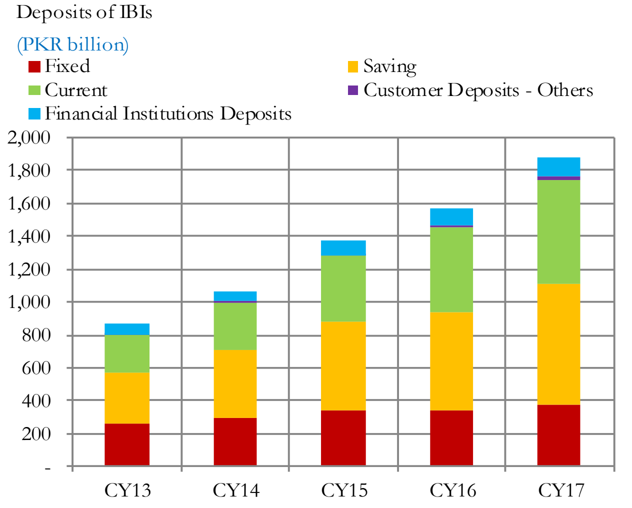

Source: SBP

شریعت پر مبنی آلات کے فقدان کی عکاسی روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کے نسبتاً پست سیالیت کے تناسب سے بھی ہوتی ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کے سیال اثاثوں میں معتدل اضافے سے 2017ء کے اختتام تک سیال اثاثوں و مجموعی اثاثوں اور سیال اثاثوں و مجموعی امانتوں کے تناسب دونوں میں بالترتیب 5.88 فیصدی درجے اور 6.18 فیصدی درجے کی آئی جو 27.03 فیصد اور 32.57 فیصد ہوگئے (**شکل 3.2.7**)۔

[156] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2012ء: http://www.sbp.org.pk/ibd/2012/C3.htm

شکل 3.2.6

اسلامی بینکاری اداروں کے سیال اثاثے خاصے متنوع ہیں

Composition of Liquid Assets of IBIs
(PKR billion)

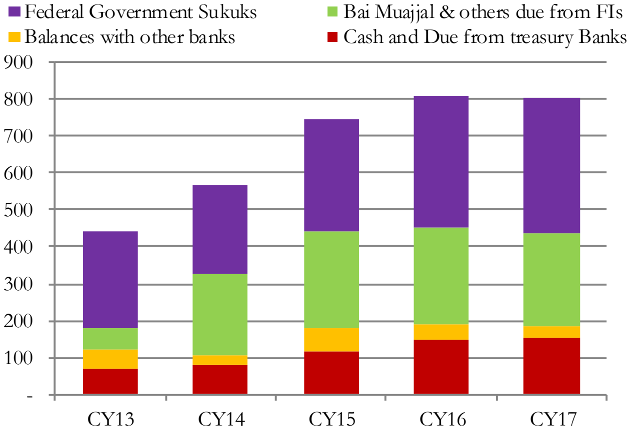

Source: SBP

شکل 3.2.7

سیالیت کے اظہاریوں میں تخفیف جاری رہی

Liquidity ratios of IBIs
(Percent)

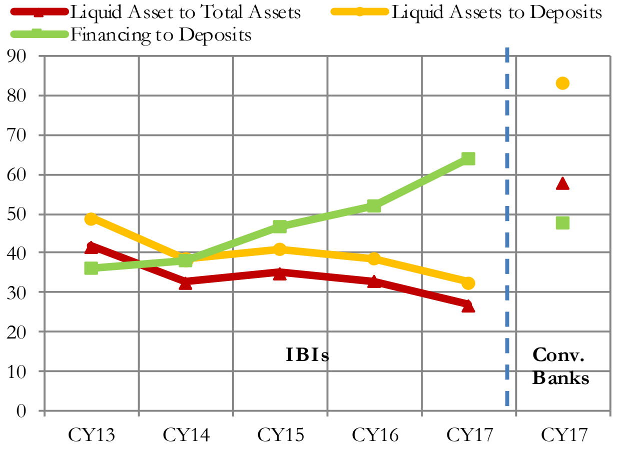

Source: SBP

اسٹیٹ بینک کی جانب سے تعین کردہ لازمی شرح سیالیت کا تقاضا پورے سال مطلوبہ سطح[157] سے زائد رہا، لہٰذا 2017ء کے اختتام پر اس کا تناسب 28.21 فیصد ہے جو روایتی بینکوں کے برقرار رکھے گئے 60.44 فیصد سے بہت کم ہے۔

---جبکہ اس کی وجہ سے اسلامی بینکاری اداروں کی وساطت میں بہتری آئی

اسلامی مالکاری میں مضبوط نمو سے 2017ء میں مالکاری اور امانتوں کی شرح 11.84 فیصدی درجے اضافے سے 64.2 فیصد ہو گئی جو روایتی بینکوں کی 47.68 فیصد شرح سے خاصی زیادہ ہے (**شکل 3.2.7**)۔ دراصل، اضافی سیالیت کی دستیابی سے اسلامی بینکاری اداروں کو مالکاری سرگرمی بڑھانے کے لیے اضافی گنجائش ملی۔ یوں، اسلامی بینکاری ادارے معیشت کے مختلف شعبوں میں اسلامی مالکاری کی توسیع سے مالی وساطت کو فروغ دے رہے ہیں۔

اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثہ جاتی معیار میں مزید بہتری آئی

تازہ غیر فعال مالکاری میں پست نمو اور بلند مالکاری نمو کے باعث روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کا اثاثہ جاتی معیار خاصا بہتر ہے۔ 2017ء میں اسلامی بینکاری اداروں کی غیر فعال قرضوں اور مجموعی مالکاری شرح (این پی ایف آر) 2.97 فیصد رہی جو روایتی بینکوں کی 9.60 فیصد این پی ایل آر کے مقابلے میں نہایت کم ہے۔ تموین اور غیر فعال مالکاری کا تناسب 82.51 فیصد کی تسلی بخش سطح پر ہے، جس میں 2.16 فیصدی درجے کی آئی، خالص این پی ایف آر 2017ء میں 0.53 فیصد رہا جو گذشتہ برس کے 0.66 فیصد سے کم ہے۔ 2017ء کے اختتام پر روایتی بینک تموین کی بلند کوریج (87.56 فیصد) کے حامل ہیں، جبکہ اسلامی بینکاری اداروں کے خالص این پی ایف آر کے مقابلے میں ان کی خالص این پی ایل آر بھی بلند (1.30 فیصد) ہے (**شکل 3.2.8**)۔

---جبکہ مالکاری میں وافر نمو مستقبل میں غیرفعال مالکاریوں میں اضافہ کرسکتی ہے

جب کسی بھی بینکاری شعبے میں مالکاری میں نمو ہوتی ہے تو خطرۂ قرض کا انتظام بہت اہمیت اختیار کر جاتا ہے، کیونکہ متعدی اثر کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ، یہ امر ناگزیر ہے کہ مستقبل میں کسی ممکنہ خطرے سے بروقت نمٹنے کے لیے اسلامی بینکاری ادارے شعبہ وار اور اقتصادی پیش رفت پر نظر رکھیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے خطرۂ قرض پیدا ہونے کے حوالے سے نگرانی کی خاطر بعض خُرد اور کُلی محتاطیہ اقدامات وضع کیے ہیں۔

[157] اسلامی بینک / اسلامی بینکاری برانچوں کے لیے (ماسوائے ایس بی پی ایکٹ 1956 کے سیکشن 36(1) کے تحت قائم کیے گئے نقد قانونی ذخائر) ضروری ہے کہ اپنے مجموعی طلبی واجبات اور پاکستان میں ایک سال سے کم مدت کی میعادی امانتوں کے 14 فیصد تک سیال اثاثے برقرار رکھیں (ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 5 برائے 2018ء: (http://www.sbp.org.pk/dmmd/2018/C5.htm

شکل 3.2.8

اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں کا معیار مزید بہتر ہوا

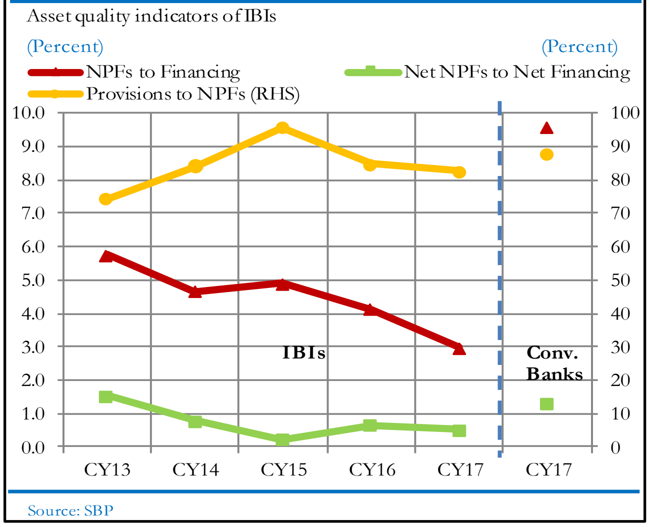

Source: SBP

اسلامی بینکاری اداروں کی نفع آوری میں اضافہ ہوا---

اسلامی بینکاری اداروں کی نفع آوری میں نمایاں بہتری آئی اور 2017ء کے دوران قبل از ٹیکس منافع بڑھ کر 22.6 ارب روپے ہوگیا جبکہ 2016ء میں یہ 17.2 ارب روپے تھا (شکل 3.2.9)۔ منافع اور غیر منافع آمدنی دونوں میں اضافہ ہوا جبکہ کمائیوں کا بڑا حصہ منافع آمدنی پر مشتمل ہے۔

2017ء میں خالص منافع آمدنی میں 28.41 فیصد نمو ہوئی جبکہ 2016ء میں 2.84 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔ نسبتاً، منافع اخراجات (10.81 فیصد) کے مقابلے میں مجموعی منافع آمدنی میں (20.06 فیصد) بلند اضافے سے خالص منافع آمدنی بہتر ہوئی۔ اگرچہ اسلامی بینکاری ادارے بنیادی طور پر مالکاری سرگرمیوں کے ذریعے بلند منافع آمدنی (33.04 فیصد نمو) کما چکے ہیں اس لیے وہ 2017ء میں قرض پر مبنی حالیہ امانتوں کے لیے بلند رقم حاصل کرکے امانتوں پر اخراجات (7.07 فیصد اضافے) کو کسی حد تک محدود کر چکے ہیں۔ اسی طرح، اسلامی بینکاری اداروں کی غیر منافع آمدنی میں 2017ء میں 25.53 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2016ء میں 6.14 فیصد اضافہ ہوا تھا، اس کی اہم وجہ فیس اور کمیشن آمدنی (40.91 فیصد اضافہ) میں بہتری ہے۔ منافع اور غیر منافع آمدنی دونوں میں ہونے والی نمو غیر منافع اخراجات میں 18.72 فیصد اضافے کو زائل کرنے کے لیے کافی ہے۔

---جس سے اسلامی بینکاری اداروں کی نفع آوری کے اظہاریوں میں تیزی آئی

اسلامی بینکاری اداروں کی نفع آوری کے اظہاریوں کے لحاظ سے، 2017ء میں اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس اور ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس 2016ء کے بالترتیب 1.00 فیصد اور 15.45 فیصد سے بڑھ کر 1.12 فیصد اور 17.09 فیصد ہوگئے جبکہ روایتی بینکوں کے حوالے سے ان دونوں اظہاریوں میں کمی آئی۔ معقول اضافے کے باوجود، روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری ادارے کسی قدر پست سطح پر ہیں۔ اس کی وجہ اسلامی بینکاری اداروں کی بلند آپریٹنگ لاگت اور شریعت پر مبنی تمسکات کی محدود دستیابی ہے۔

شکل 3.2.9

اسلامی بینکاری اداروں کی نفع یابی بہتر ہوئی

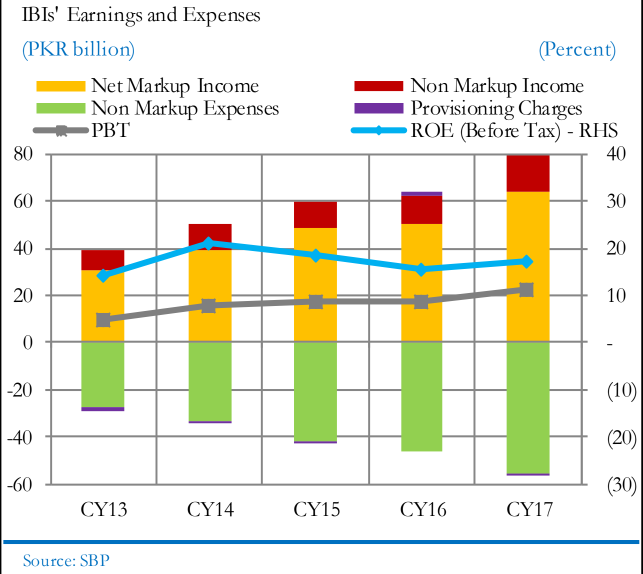

Source: SBP

بہتر آمدنیوں اور تازہ سرمائے کے ادخال سے اسلامی بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مستحکم ہوئی ہے---[158]

جیسا کہ 2016ء کے 'مالی استحکام کا جائزہ' میں بیان کیا گیا تھا، 2016ء کے دوران اسلامی بینکوں نے اپنے آپریشنز میں خاصی توسیع کی تھی جس کی وجہ سے ان کی ادائیگی قرض کی مجموعی صلاحیت متاثر ہونے سے ان کے خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اضافہ ہوگیا تھا۔ تاہم، 2017ء کے دوران، مالکاری میں مسلسل نمو سے منافع حاصل ہونا شروع ہوگیا جس کے باعث اسلامی بینکوں کے سرمائے میں اضافہ ہوا۔ منافع کے سہارے کے ساتھ تازہ سرمائے

[158] یہاں صرف اسلامی بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

کے ادخال کے نتیجے میں 2017ء میں اسلامی بینکوں کے سطح اول کے سرمائے میں 15.47 فیصد کی نمو ہوئی ہے جبکہ 2016ء میں 1.23 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔

سرکاری شعبے کی نسبتاً بڑے حجم کی مالکاری کے باوجود بہ وزن خطرہ اثاثوں میں اسی تناسب (14.76 فیصد) سے اضافہ نہیں ہوا کیونکہ 2017ء میں اسلامی بینکوں کے مجموعی اثاثے (17.82 فیصد) ہیں۔ اس کے نتیجے میں 2017ء میں اسلامی بینکوں کی شرح کفایتِ سرمایہ بڑھ کر 13.36 فیصد ہو گئی جبکہ 2016ء میں یہ 12.85 فیصد تھی (**شکل 3.2.10**)۔ تاہم یہ اب بھی روایتی بینکوں کی شرح کفایتِ سرمایہ سے پست ہے جس کی وجہ بنیادی طور پر ان کے کھاتوں میں حکومتی تمسکات کا خطرے سے پاک جزدان ہے جس سے بہ وزن خطرہ صفر ہو جاتا ہے۔

شکل 3.2.10

اسلامی بینکاری اداروں کی کفایتِ سرمایہ مستحکم ہوئی

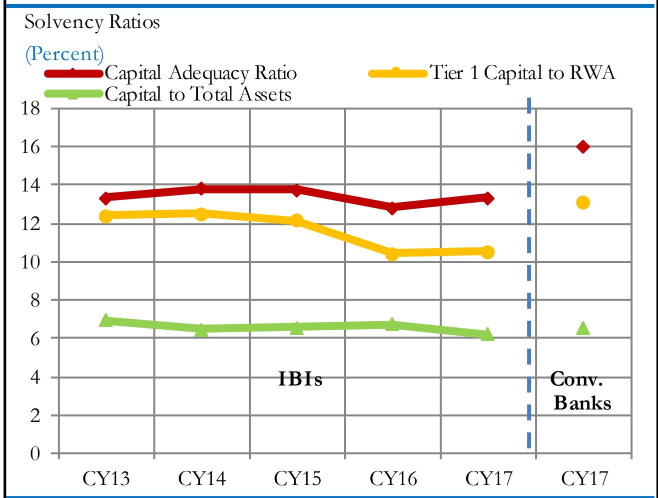

Note: Capital Adequacy Ratio and Tier 1 Capital to RWA ratio are for Islamic Banks only, while Capital to Total Assets include both Islamic Banks and Islamic Banking Branches.
Source: SBP

---جبکہ لیوراجیہ میں معمولی اضافہ ہوا

شرح کفایتِ سرمایہ کے مقابلے میں، سرمائے اور مجموعی اثاثوں کی شرح (سی ٹی اے آر) لیوراجیہ کا وسیع تر پیمانہ ہے کیونکہ اس میں بیلنس شیٹ میں موجود تمام اثاثے شامل ہوتے ہیں۔ تمام بینکاری شعبے میں نمو کی سطح کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات حیران کن نہیں کہ 2017ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی سرمائے اور مجموعی اثاثوں کی شرح کم ہو کر 6.19 فیصد ہو گئی جبکہ 2016ء کے دوران یہ 6.72 فیصد تھی نیز 2017ء کے دوران روایتی بینکوں کی سرمائے اور مجموعی اثاثوں کی شرح میں بھی 69 بی پی ایس کمی آئی اور وہ 6.61 فیصد ہو گئی۔

بینکاری نظام میں بیلنس شیٹ پر موجود اور بیلنس شیٹ سے الگ لیوراجیہ کی زیادتی سے بچنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں بازل سوم[159] کی اپنی ہدایات کے سلسلے میں ایک سادہ، شفاف اور خطرے سے پاک لیوراجیہ شرح متعارف کروائی۔ 2017ء کے اختتام پر کم از کم 3 فیصد کے تقاضے کے ساتھ اسلامی بینکوں کی لیوراجیہ شرح 4.79 فیصد ہے جو جزدان میں مزید توسیع کے لیے مناسب سہارے کا مظہر ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کو آپریشنل خطرات کا سامنا ہے جو روایتی بینکوں سے مختلف ہیں

روایتی اور اسلامی بینکوں کو لاحق عمومی آپریشنل خطرات[160] کے علاوہ اسلامی بینکاری اداروں کو اثاثوں پر مبنی مالیاتی مصنوعات کی دستاویز بندی سے پیدا ہونے والے اضافی خطرات کا بھی سامنا ہوتا ہے۔ مزید بر آں، اسلامی بینکاری ادارے شریعت کی عدم تعمیل کے خطرے کا سامنا کرتے ہیں، یعنی " اسلامی بینکاری اداروں کے شرعی نگرانی طریقہ کار (نظام اور افراد) کی ناکامی کے نتیجے میں عدم تعمیل کا خطرہ تاکہ اس کے شریعہ بورڈ یا دیگر متعلقہ ادارے کی جانب سے متعین شرعی اصول وضوابط کے حوالے سے اس کی پابندی یقینی بنائی جائے "[161]

شریعت کی عدم تعمیل سے منسلک خطرات کا ادراک رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے شریعت کی نگرانی کا تفصیلی فریم ورک تیار کیا ہے۔[162] یہ جامع فریم ورک کارپوریٹ نظم ونسق، شریعت بورڈ، شریعت بورڈ کے اقامتی رکن، شریعت کی تعمیل کے محکمے، داخلی وخارجی دونوں شریعت آڈٹ اور تنازعات کے حل جیسے شعبوں کا

---

[159] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 6 برائے 2013ء:
http://www.sbp.org.pk/bprd/2013/Basel_III_instructions.pdf

[160] آپریشنل خطرہ ناکافی یا ناکام اندرونی عوامل، افراد اور نظام، یا بیرونی واقعات سے ہونے والے نقصانات کا خطرہ ہے۔

[161] آئی ایف ایس بی-15: اسلامی مالیاتی خدمات ماسوائے اسلامی بیمہ (تکافل) کے ادارے اور اسلامی مجموعی سرمایہ کاری اسکیمیں- کی پیش کش کرنے والے ادارہ جات کے لیے نظر ثانی شدہ شرحِ کفایتِ سرمایہ کے معیار
http://www.ifsb.org/standard/2014-01-28_eng_IFSB15%20Revised%20Capital%20Adequacy_(Jan%202014).pdf

[162] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء: http://www.sbp.org.pk/ibd/2018/C1.htm

احاطہ کرتا ہے۔ شریعت کی نگرانی کے فریم ورک کے مؤثر نفاذ سے اسلامی بینکاری ادارے شریعت کی عدم تعمیل سے منسلک خطرات کو بڑی حد تک کم کر سکتے ہیں۔

امکانات

اگرچہ 2017ء میں اسلامی بینکاری نے دنیا بھر میں مستحکم طور پر ترقی کی، تاہم پاکستان میں اسلامی بینکاری اداروں میں خاصی تیز رفتار نمو ہوئی۔ پاکستان کی مجموعی مالکاری میں شریعت پر مبنی مالکاری کا حصہ 2016ء کے 14.93 فیصد سے بڑھ کر 2017ء میں 18.57 فیصد ہو گیا (2017ء کی دوسری سہ ماہی میں 15.96 فیصد)۔ اس نمو کے باوجود تازہ ترین اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ 2017ء کی دوسری سہ ماہی کے اختتام پر مجموعی مالکاری میں شریعت پر مبنی مالکاری کے حصے کے لحاظ سے پاکستان کا چوتھا درجہ تھا (**شکل 3.2.11**)۔ مزید برآں، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ 2017ء کی دوسری سہ ماہی میں[163] پاکستان کے اسلامی بینکاری اثاثے عالمی اسلامی بینکاری اثاثوں کے 2 فیصد سے کم پر مشتمل ہیں، ان میں مزید نمو کا وسیع امکان موجود ہے۔

2017ء کے اختتام پر، اسلامی بینکاری کے 40.50 فیصد اثاثے روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری برانچوں سے تعلق رکھتے ہیں، جو ملک میں اسلامی مالیات کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور اس کو اختیار کیے جانے کا ثبوت ہے۔ کچھ روایتی بینکوں کی اسلامی ونڈوز کا حجم دیکھتے ہوئے انھیں مستقبل قریب میں اسلامی بینکاری کے ذیلی ادارے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔[164] مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے 2017ء کے دوران کسی روایتی بینک کے اسلامی بینک میں تبدیل ہونے[165] کے حوالے سے تفصیلی رہنما ہدایات بھی جاری کی ہیں جو اِن بینکوں کو سہولت فراہم کریں گی جو اپنے تمام بینکاری آپریشنز کو روایتی سے اسلامی بینکاری میں منتقل کرنے کے خواہش مند ہیں۔

شکل 3.2.11

پاکستان میں شریعت سے ہم آہنگ مالکاری کا تناسب بڑھ رہا ہے

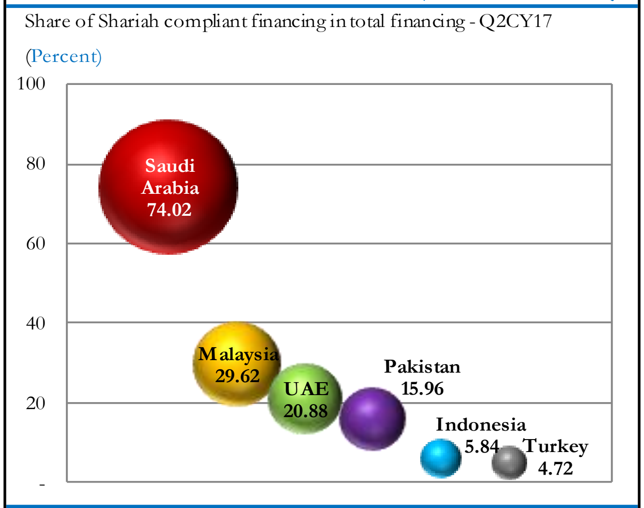

Source: IFSB: http://www.ifsb.org/psifi_05.php?selfolder= &
IMF: http://data.imf.org/regular.aspx?key=61404590

اسلامی بینکاری صنعت کے لیے اسٹیٹ بینک کے تزویراتی منصوبے (18-2014ء) کے مطابق اپنے عملی منصوبوں کے نفاذ کے ذریعے اسٹیٹ بینک اسلامی بینکاری کے فروغ کے ضمن میں اپنا کردار ادا کرتا رہا ہے۔[166] اسلامی مالیات کی منفرد خصوصیات استعمال کرتے ہوئے اسلامی بینکاری اداروں کو معیشت کے مختلف شعبوں، بالخصوص زراعت اور ایس ایم ای جیسے زمروں، جن سے استفادہ نہیں کیا جاسکا ہے، پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اختراعی اور متنوع مصنوعات کی تخلیق پر غور کرنا چاہیے۔

---

[163] آئی ایف ایس بی: http://www.ifsb.org/psifi_05.php?selfolder=

[164] ایم سی بی نے اپنی اسلامی بینکاری ونڈو کو 2015ء میں ایک اسلامی بینکاری ذیلی ادارے (ایم سی بی اسلامی بینک لمیٹڈ) میں تبدیل کیا تھا http://www.sbp.org.pk/notifications/bprd/2015/ntf5.pdf

[165] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2017ء: http://www.sbp.org.pk/ibd/2017/C1.htm

[166] http://www.sbp.org.pk/departments/pdf/StrategicPlanPDF/Strategy%20Paper-Final.pdf